اللہ تعالیٰ کو ’’خدا‘‘ یا کسی اور نام سے پکارنا

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں کہ:

معارف القرآن جلد چہارم صفحہ: ۱۳۰ پر سورۃ الاعراف کی آیت: ۱۸۰ ’’**وَلِلّٰہِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا وَذَرُوْا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْ أَسْمَائِہٖ سَیُجْزَوْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ** ‘‘ کے تحت معارف ومسائل میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ’’اس (اللہ تعالیٰ) کے پکارنے کے لیے بھی ہر شخص آزاد نہیں کہ جو الفاظ چاہے اختیار کرے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں وہ الفاظ بھی بتلا دیئے جو اس کی شایانِ شان ہیں اور ہمیں پابند کر دیا کہ انہی الفاظ کے ساتھ اس کو پکاریں‘‘۔ پھر چند سطور کے بعد صفحہ: ۱۳۲ پر لکھا ہے کہ ’’تمام علماءِ حق کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام اور صفات میں کسی کو یہ اختیار نہیں کہ جو چاہے نام رکھ لے یا جس صفت کے ساتھ چاہے اس کی حمد وثناء کرے، بلکہ صرف وہی الفاظ ہونا ضروری ہیں جو قرآن وسنت میں اللہ تعالیٰ کے لیے بطور نام یا صفت ذکر کیے گئے ہیں۔‘‘

۱:- اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو انگریزی میں (God) گوڈ یا ہندی میں بھگوان یا اردو اور فارسی میں خدا کہنا جس کا عام رواج ہے، جائز نہیں۔

۲- لفظ اللہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا اسم ذات ہے، کیا اس اسم ذات کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کرنا جیسا کہ بعض تراجم میں پایا جاتا ہے، جائز ہے؟ اس مسئلہ کی پوری وضاحت فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

مستفتی: عبداللہ، کراچی

الجواب باسمہٖ تعالیٰ

واضح رہے کہ کسی بھی زبان سے تعلق رکھنے والا شخص اگر ایسا لفظ بولے جو معبودِ حقیقی کی نشاندہی کرتا ہے اس لفظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکارنا درست ہے جیسے خدا، ایزد، یزداں، گوڈ وغیرہ۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات واجب الوجود ہے اور لفظ خدا واجب الوجود ہی کی ترجمانی کرتا ہے، کیونکہ لفظ خدا دو لفظوں سے مل کر بنا ہے ایک ''خود'' دوسرا ''آ'' تو معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود واجب ہے یعنی بغیر کسی کی احتیاج کے ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لیے لفظ خدا کا استعمال بلا کراہت جائز ہے، نیز اسی طرح لفظ گوڈ سے بھی صاحب لسان کا اللہ ہی کو پکارنا ہوتا ہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، منع وہ لفظ ہے جو کسی قوم کا شعار بن چکا ہو اور اس سے اس قوم کی پہچان ہو، جیسے لفظ بھگوان کہ اگرچہ اس سے صاحب لسان کا اللہ ہی کو پکارنا ہو، لیکن ان کا یہ شعار بن چکا ہے، لہٰذا اس لفظ سے پکارنے سے احتراز کیا جائے۔ چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے:

''الاسم العاشر قولنا واجب الوجود لذاته......وقولهم بالفارسية خداى معناه أنه واجب الوجود لذاته لأن قولنا خداى مركبة من لفظتين فى الفارسية، أحدهما ''خود'' ومعناه ذات الشيئ ونفسه وحقيقته والثانية قولنا ''آى'' معناه جاء، فقولنا خداى معناه أنه بنفسه جاء وهو إشارة إلى أنه بنفسه وذاته جاء إلى الوجود لابغيره وعلى هذا الوجه فيصير تفسير قولهم خداى أنه لذاته كان موجودا۔'' (تفسیر کبیر، ص:۱۰۰، ۱۰۱ الباب الثالث من ہذا الکتاب فی مباحث الاسم)

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''الیواقیت والجواہر'' میں فرماتے ہیں:

''فإن قلت: فهل يعم تعظيم الأسماء جميع الألفاظ الدائرة على ألسنة الخلق علىٰ اختلاف طبقاتهم وألسنتهم؟ فالجواب نعم، هى معظمة فى كل لغة مرجعها إلى ذات واحدة فان اسم الله لايعرف العرب غيره وهو بلسان فارسى خدا، أى بلسان الحبشة ''واق'' وبلسان الفرنجى ''كريطر دروا'' بحث على ذلك فى سائر الألسن تجد ذلك اسم الإلٰهى معظما فى كل لسان من حيث لايدل عليه''۔ (الیواقیت والجواہر، ص:۷۸، ط: مصری)

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ امداد الفتاویٰ میں فرماتے ہیں:

''من الأسماء التوقيفية علم ومنها ألقاب وأوصاف وترجة اللفظ بمنزلته فالأسماء العجمية ترجمة تلك الألقاب والأوصاف ولذا انعقد الإجماع على إطلاقها، نعم لايجوز ترجمة العلم فالله عَلَمٌ والباقى ألقاب وأوصاف بخلاف المرادف العربى للأسماء العربية لأنها لاضرورة إلى إطلاقها فلا يؤذن فيها، أما العجم فيحتاجون إلى الترجمة للسهولة فى الفهم، هذا ما عندى ولعل عند غيرى ماهو أحسن من هذا''۔ (امداد الفتاویٰ، ج:۴، ص:۵۱۳، ۵۱۴، ط: دار العلوم کراچی مسائل شتیٰ)

فتاویٰ محمودیہ میں ہے:

''مگر اس صورت میں ان ہی ناموں کو منع کیا جا سکتا ہے جو غیر قوم کا شعار ہیں اور جو شعار نہیں ان کو منع نہیں جا سکتا، جیسے خدا، ایزد، یزداں کہ یہ نام کسی مخصوص غیر مسلم کے شعار نہیں، بلکہ بکثرت اہل اسلام کی تصانیف میں موجود ہیں۔ (فتاویٰ محمودیہ، ج:۱، ص:۲۷۱، ط: ادارۃ الفاروق)

www.banuri.edu.pk

نیز لفظ گاڈ سے کسی شخص کے بے ادبی کرنے سے متعلق سوال کے جواب میں فرمایا:

''اپنے محاورات اور بول چال میں اللہ تعالیٰ کا ایسا نام لینا اولیٰ اور مناسب ہے جو قرآن شریف اور حدیث شریف سے ثابت ہو، تاہم ہر زبان میں اللہ تعالیٰ کے نام ہیں ان کا بھی ادب واحترام لازم ہے۔ یہ بات جانتے ہوئے کہ فلاں لفظ اللہ تعالیٰ کا نام ہے اس کی بے ادبی کرنے کا حق نہیں، اس سے پورا پرہیز لازم ہے۔'' (فتاویٰ محمودیہ، ج:۱،ص:۲۶۷، ۲۶۸، ط:ادارۃ الفاروق)

اور حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس تفسیر سے مراد لفظ خدا وغیرہ کا اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کرنے کی نفی کرنا نہیں، بلکہ جو اسماء اللہ رب العزت کے توقیفی ہیں اس لفظ کو چھوڑ کر اسی عربی زبان میں اس کا ہم معنی مترادف لفظ استعمال کرنا درست نہیں، جیسے کہ اللہ رب العزت کی ایک صفت کریم ہے اس کو چھوڑ کر سخی کہنا یا شافی کے بجائے طبیب کہنا یا نور کے بجائے ابیض کہنا درست نہیں، جیسا کہ امداد الفتاویٰ کے گزشتہ حوالے کی عبارت سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے اور حضرت مولانا مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے خود اس لفظ ''خدا'' کو صفحہ:۱۳۳ پر استعمال کیا ہے۔

لہذا سائل اس عبارت کے ظاہر سے جو سمجھے ہیں وہ درست نہیں۔

۲- جی ہاں لفظ اللہ حق سبحانہ وتعالیٰ کا اسم ذات ہے جس کا ایک معنی ''وہ ذات کہ جو مستحق ہے اس بات کی کہ اس کی عبادت کی جائے'' اور ایک معنی ''واجب الوجود ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا''۔ چنانچہ تفسیر القرطبی میں ہے:

''فاللّٰہ اسم للموجود الحق الجامع لصفات الإلٰھیة المنعوت بنعوت الربوبیة المنفرد بالوجود الحقیقی لا إله إلا هو سبحانه وقیل: معناه الذی یستحق أن یعبد، وقیل: معناه واجب الوجود الذی لم یزل ولایزال والمعنی واحد''۔

(تفسیر القرطبی، ج:۱،ص:۱۰۲، ط: دار الکتب المصریہ، القاہرۃ)

تفسیر البیضاوی میں ہے:

''وقیل علم لذاته المنصوصة لأنه یوصف ولایوصف به''۔ (تفسیر البیضاوی، ج:۱،ص:۱۳)

اور بہتر یہ ہے کہ لفظ اللہ کا ترجمہ لفظ اللہ سے ہی کیا جائے، لیکن تفہیم کی غرض سے دوسری زبان میں اس کا ایسے الفاظ سے ترجمہ کرنا جس سے حق سبحانہ وتعالیٰ کی ذات کا تعارف ہو درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
محمد انعام الحق	محمد عبد القادر	محمد نوید

دار الافتاء جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

www.banuri.edu.pk